رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۰۶

وطن الور محمدی وطن ہمانی رسولؐ

نا ناک قدرت دیکھ کر خود گئی سب بھول

یھدی الیہ من یشاء

نور

اخبار

قادیان سے پندرہ روزہ شائع ہوتا ہے

ضوابط

۱ پرچہ مہینے مین دو دفعہ شائع ہوتا ہے۔

(۲) عام قیمت سالانہ عہ ششماہی عہ واعظین اور طلباء سے ایک روپیہ پیشگی

(۳) امرائے عظام سے امتیازی قیمت (صہ) سالانہ جو کچھ عطا کرین وہ عطیہ تصور ہوگا اور ایسی حضرات کے اسمائے گرامی سرپرستان رسالہ ہذا کی فہرست مین درج ہون گے

مقاصد

(۱) اسلام کی خوبیون اور برکات کا ذکر کرنا اور دیگر مذاہب پر اسکی فضیلت بیان کرنا۔

(۲) آریون اور عیسائیون کے حملون سے اسلام کو بچانا

(۳) الزامات کی گرد و غبار کو اسلام کے منور چہرہ سے بدلائل عقلی و نقلی دور کرنا (۴) تاج برطانیہ کی خیر خواہی سکھ قوم مین باوا نانک جیکی تعلیم کا پرچار کرنا

تاریخ اشاعت

یکم اکتوبر سنہ ۱۹۱۰ء

نمبر ۱ | اڈیٹر۔ شیخ محمد یوسف (نومسلم) سابق سورن سنگھ۔ کمار و دوان (برہمچاری) | جلد ۲

KHILAFAT LIBRARY

سومنگلا

یہ ایک مذہبی ناول جو ۱۸×۲۲ کے ۷۶ صفحہ پر ختم ہوتا ہے حال ہی مین لکھا گیا ہے۔ اس مین رد تناسخ۔ تناسخ کی لغویت۔ تناسخ کی خوفناک سے خوفناک برائیان۔ تناسخ کے شرمناک سے شرمناک نتائج کا خاکہ ایسے درد بھرے اور دلسوز الفاظ مین کھینچا گیا ہے کہ ایک سنگدل سے سنگدل انسان بھی آنسو بہائے بغیر نہ رہے گا۔ چونکہ تناسخ کا مسئلہ ایک ایسا دقیق سا مسئلہ ہے۔ جس کے حل کرنہین بعض اوقات بڑے بڑے فلاسفون کے دماغ بھی چکرا جاتے ہین۔ مگر ہم نے محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس ادق مسئلہ کو ایسے دلربا پیرائے اور اچھوتے لٹریچر مین ادا کیا ہے کہ اگر پانچوین جماعت کا لڑکا بھی پڑھنے کے لئے بیٹھے تو اسے ختم کئے بغیر نہین اٹھے۔ روح اور مادہ کی ازلیت اور ابدیت کا کھنڈن ایسے پیرایہ مین کیا گیا ہے کہ وہ لوگ جو اس مسئلہ کو لایدرک اور لاینحل خیال کیا کرتے ہین یہ پڑھکر ان کی آنکھین کھل جائین گی کہ کس طرح ڈھول کا پول کھول کر دکھلایا گیا ہے ہندو ازم کے فلسفہ اور قرآن شریف کے فلسفہ کا مقابلہ اور موازنہ کرکے تناسخ کا ایسے انوکھے اور نرالے اور عام فہم پیرایہ مین رد کیا گیا ہے کہ گویا دریا کوزہ مین بند کردیا ہے۔ اور قیمت صرف ۲ر جو کہ خوبیون کے لحاظ سے کچھ بھی نہین جن معاونین کرام کا چندہ اخبار یکم نومبر تک ختم ہوچکا ہے سالانہ اخبار کے وی پی کے ہمراہ یہ رسالہ بھی ان کی خدمت مین ارسال کیا جاویگا جس سے ان کو وی پی کے خرچ کی بچت ہوجاویگی اگر کسی دوست کو یہ رسالہ ناپسند آوے تو بیشک واپس کردین انکی قیمت انشاء اللہ تعالیٰ بغیر کسی قسم کی چون وچرا کے واپس کیجاوے گی۔ لکھتے خریدارون کو ایکروپیہ کے آٹھ کے حساب سے دئے جاوینگے وہ دوست جو دو تک یاد سے زیادہ خریدار دیچکے ہین انکی خدمت مین یہ رسالہ مفت ارسال ہوگا اور آئندہ جو خریدار یکم نومبر سے پہلے پہلے دو خریدار بھیجدے۔ انکی خدمت مین بھی یہ دُرِ بے بہا مفت نذر کیا جاوے گا۔

مینیجر اخبار "نور"

(اسلامیہ سٹیم پریس لاہور مین چھپکر شیخ محمد یوسف پبلشر کے لئے قادیان سے شائع ہوا)

خدا خود میشود ناصر اگر ہمت شود پیدا

KHILAFAT LIBRARY

بعض کم ظرف لوگ تکالیف سے گھبراتے ہین امتحانون سے بھاگتے ہین۔ مگر یہ ایک اٹل نیم ہے کہ جن لوگون نے دنیا مین کچھ کام کیا۔ جو بنی نوع کی بھلائی کیلئے اُٹھے۔ اُنھین ہمیشہ مصائب کی بھٹی مین ڈالا گیا اگن کُنڈ مین دھکیلا گیا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ لہولہان کیا گیا۔ دار پر کھینچا گیا۔ مست ہاتھیون کے آگے ڈالا گیا۔ مگر وہ طوفان مین چٹان کی طرح اپنے دھن پہ ڈٹے رہے۔

مبارک ہے وہ انسان جو آزمائش کی بھٹی مین پورا اُترتا ہے کیون کہ پھر فتح اور نصرت کا جھنڈا اس کے سر پر لہراتا ہے۔ وہ بیج ۔ ۔ ۔ ۔ کی طرح اپنے آپ کو آزمائش کی بھٹی رد پلی زمین مین ڈالتا ہے تو وہ اپنے جیسی صدہا بلکہ لاکھون طاقتین پیدا کر لیتا ہے برخلاف اس کے جو ابتلا سے گھبرا گئے۔ وہ ہمیشہ ناکام و نامراد رہے۔ زمانہ ہر آن اس بات کا سبق دیتا ہے تاریخ بار بار اس کا اعادہ کرتی ہے۔ کہ اگر تم مصائب سے گھبر جاؤ۔ اور زمانہ تمہارے برسر پرخاش ہو جائے اپنے ساتھ چھوڑ دین۔ دشمن تمہارے کمین مین لگے ہون۔ مصائب کا پہاڑ تم پر ٹوٹ پڑے۔ تم طرح طرح کی آزمائشون مین ڈالے جاؤ۔ تو تمہین چاہیئے کہ تم پہاڑ کی طرح جمے رہو۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ حتے کہ تمہاری رُوح تمہارے جسم سے پرواز کر جائے۔ مگر یاد رہے۔ تمہاری ضد حق پر ہو۔ تمہاری ہٹ دھرمی پر ہو۔ تمہاری اڑی سچ پر ہو۔ وہ لوگ جو راستی کے لئے امتحان مین ڈالے گئے آزمائش کی بھٹی مین جھونکے گئے۔ امتحانون مین پورے اُترنے کے بعد زمانہ نے ان کے قدم چومے۔ فرشتون نے ان پر سایہ کیا۔ ایشور نے ان پر فضل و کرم کی بارش کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی پر نظر دوڑا کر دیکھ لو۔ کہ آپ ظالمون کے ہاتھون سے ہر طرح ستائے گئے۔ دُکھ دئے گئے۔ آپ راستہ چلتے۔ لوگ آپ پر کوڑا کرکٹ پھینکتے۔ راستے مین کانٹے بکھیرتے اور اس پر بھی صبر نہ کرتے ہوئے ظالم آپ کی پنڈلیون کو لہولہان کرتے۔ مگر آپ ہمیشہ دھیرج اور شانتی سے کام لیتے۔ لوگ پتھر پھینکتے۔ آپ پھول برساتے۔ لوگ آپ کے کپڑون پر گندہ پانی پھینکتے۔ مگر آپ اُن پر امرت جل کی برکھا کرتے۔ پھر دیکھو اس کا نتیجہ کیا ہوا۔ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مظفر و منصور ہوئے یا ابوجہل فتح اور نصرت کا پھریرہ کس کے سر پر لہرایا۔ اور وہ لوگ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خون کے پیاسے بنے ہوئے تھے۔ آنکھین کھلنے کے بعد وہ یا اُن کی ذریت

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

کا ورد کرنے لگی۔

پھر دُور کیون جایئے اس بھارت ورت کے درخشندہ گوہر حضرت پرہلاد بھگت رحمۃ اللہ علیہ کی مثال لیجئے۔ آپ کی عمر صرف ۵ سال کی ہے آپ کا والد ہندوستان کا مہاراجہ ہے۔ آپ راج کنور ہین باپ ناستک نہین بلکہ خود خدائی دعویدار ہے مگر آپ پکے آستک یعنے خدا پرست ہین باپ اس معصوم بالک کو طرح طرح کی تکلیفین دیتا ہے کہ تم خدا کے نام کو چھوڑ کر میرے نام کا جاپ کرو۔ مگر اس کو ایشور کی لگن لگی ہوئی ہے وہ اس قادر مطلق اور سروشکتی مان کے سوا اور کسی کو اپنا معبود نہین بناتا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ اس معصوم بالک کو کئی کئی روز تک بھوکا رکھا جاتا ہے۔ اس کی بلبلاہٹ آسمان مین شگاف کرتی ہے۔ دشمنون کے دل پارہ پارہ ہوتے ہین۔ مگر فرعون باپ کے دل مین رحم کا فور ہے۔ جب دیکھا۔ کہ یہ اس طرح بھی نہین مانتا۔ تو اس کو اس سے بھی زیادہ تکلیف دی جاتی ہے۔ یعنے اسے رات کو سونے نہین دیا جاتا۔ اس کو اپنی سنگین کوٹھڑی مین بند کیا جاتا ہے۔ کہ جس کے دائین بائین آگے پیچھے نوکدار تیز لوہے کی میخین ہین۔ اگر اس کو ذرا بھی اُونگھ آتی ہے۔ تو لوہے کی برچھیان اُس کے جسم کو چھلنی کرتی ہین۔ اور صبح اُٹھ کر اس سے پوچھا جاتا ہے۔ کہ اگر تم کو اپنی جان کی خیر ہے۔ تو اس عقیدہ سے باز آؤ۔ مگر یہ بالک جس کے روم روم مین خدا کا نام رچ رہا ہے۔ وہ تمام نفسانی خواہشات اور دنیا کی آسائش و آرام پر لعنت بھیجکر کہتا ہے۔ کہ تم مجھے مست ہاتھی کے آگے ڈال دو تو تیغ کر دو۔ دار پر کھینچ دو۔ مگر یہ ناممکن ہے۔ کہ مین اپنے عقیدہ سے باز آؤن۔ یہ سُن کر ظالم باپ کا غضب اور بھی بھڑکتا ہے۔ وہ وزراء سے مشورہ کر کے اس معصوم بالک کو نہایت بیدردی اور سخت بے رحمی سے

مست ہاتھی کے آگے پھینکتا ہے

مگر بھگوان کی شکتی کا زبردست ہاتھ حرکت کرتا ہے اس کی غیرت جوش مارتی ہے۔ وہ اپنے بھگت کو مظفر و منصور کرنے کے لئے اس کی سہائتا کو آتا ہے۔ مست ہاتھی بچے کو دیکھ اور ٹھٹک کر اسکی طرف سے رُخ پھیر لیتا ہے۔ مگر نزدیک والے آدمیون کے اژدہام پر دھاوا کرتا ہے اور پاپی اور ظالم باپ کو

چیر پھاڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے

ناستک (دہریہ) کے بھوت کے مرتے ہی ہر طرف سے ایشور مئے اور اللہ اکبر کی صدائین بلند ہوتی ہین اور پیارے پرہلاد بھگتور کا نام شہرت کا تارہ بن کر آسمان پر چمکتا ہے۔ بیشک ایسے بھگتون پر یہ بھارت ورت

جس قدر ناز کرے کم ہے

اسی طرح نیھا شکت اور ۔ ۔ ۔ ۔ اسکی طاقت کے مطابق ضرور ایک انسان کو امتحان مین ڈالتا ہے

مبارک ہے وہ جو اس امتحان مین کامیاب ہو۔ یہ ہو سکتا ہے کہ مین اپنے والدین کے لطف وکرم کو بھول جاؤن۔ یہ ہو سکتا ہے کہ مین اپنے عزیز و خویش اقارب سے مُنہ پھیر لون۔ یہ ہو سکتا ہے گھر کی یاد جسمین مین نے پندرہ بیس سال تک پرورش پائی بالکل فراموش ہو جائے یہ ہو سکتا ہے کہ یکل کے کل واقعات تختہ سیاہ پر چاک کے حروف کی طرح میرے دل سے مٹ جائین۔ مگر نہین مٹے گا۔ تو یکم مئی ۱۹۱۰ء کا امتحان ۔۔ اور وہ مصائب کا زمانہ جس کا ذکر مین نہایت تصریح کے ساتھ یکم مئی ۱۹۱۰ء کے پرچے مین کر چکا ہون۔ آج مین سکول سے علیحدہ ہوتا ہون۔ کل بخار نہایت زور وشور سے حملہ آور ہوتا ہے۔ آہ! کل جو ستوا لڑکے پر حکمران تہا۔ آج اس کو کوئی پانی دینے والا بھی نہین۔ وہ ایک تنگ و تاریک کوٹھڑی مین ایک کٹورے پانی کے لئے بلکتا ہے۔ آہ! کل جو پکا پکایا بھوجن کہاتا تہا۔ آج بھنے ہوئے چنے اس کے دسترخوان کی زینت ہین۔ مگر مین اپنے آپ کو ایک خاص طمانیت مین پاتا تہا۔ اِس بات سے کوئی اُستاد اور طالب علم انکار نہین کر سکتا۔ کہ مجھے محنت کرنے کی کتنی سخت مرض تہی۔ چنانچہ ایک دفعہ کا واقعہ ہے۔ کہ مین ایک لمبی بیماری کے بعد مدرسہ مین آیا۔ اکٹھا ہی تین چار جماعتون کا حساب میرے ذمہ ڈالا گیا اور امتحان سر پہ تہا۔ اور لڑکے سخت کمزور تھے اگر مین چاہتا تو مین اپنے آپ کو آرام مین رکھ سکتا تہا کیونکہ ایک یا ڈیڑھ ماہ کے لئے مین ان جماعتون کے حساب کی کمزوری کا ذمہ وار نہین ہو سکتا تہا مگر چونکہ مجھ مین محنت کی سخت مرض تہی۔ اِس لئے میری فطرت اِس بات کو گوارا نہ کر سکی۔ مین نے محنت مین رات اور دن ایک کر دیا۔ یہ دیکھ کر قبلہ مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے ہیڈ ماسٹر اکثر فرمایا کرتے تھے کہ آپ اِتنی محنت نہ کرین۔ کیونکہ آپ لمبی بیماری سے اُٹھے ہین ایسا نہ ہو کہ پھر بیمار ہو جاؤ۔ مگر جبل گردد جبلی نہ گردد۔ جو مجھے محنت کی سخت مرض تہی۔ وہ مجھ سے کس طرح چھوٹ سکتی تہی۔ آخر وہی بات ہوئی۔ جس کا خوف کہ حضرت قبلہ مولوی شیر علی صاحب دلا رہے تھے۔ یعنی مین پھر دوبارہ سخت بیمار ہو گیا مگر خدا کے فضل سے معائنہ کنندہ افسر نے نہایت کشادہ دل سے ان جماعتون کے حساب کی نسبت

Very Satisfactory

کے ریمارک دئے۔ خیر اس قدر محنت شاقہ کے بعد بالطبع میرا دماغ دنیا سے نیارہ اور اُنک ہو کر قطعی آرام کو چاہتا تہا۔ مگر سکول مین رہ کر یہ آرام قطعی ناممکن تہا۔ اس لئے کسی غیبی شکتی نے اپنے زبردست ہاتھ کو حرکت دی اور مجھے سکول سے علیحدہ لا کھڑا کیا۔ جو کچھ عرصہ کے لئے میرا دماغ دنیا کے بکھیڑون اور جھگڑون سے قطعی آزاد ہو گیا۔ مین اسوقت پورا پورا سنیاسی بنا ہوا تہا۔ اسوقت ایک ہی کفنی زیب تن تہی۔ جوون کو آوے کوٹ کا کام دیتی تہی اور رات کو بستر کا۔ مگر کچھ دنون کے آرام کے بعد میرا دماغ آرام سے اُکتا گیا۔ پھر اسی محنت کی مرض نے جوش مارا۔ اور مین نے متعدد مذہبی کتابین دیکھ ڈالین اسی اثناء مین حضرت خلیفۃ المسیح نے ازراہِ حسنِ ظنی بندہ کو فرمایا۔ کہ آپ سکھ صاحبان مین تبلیغ کے لئے کتابین لکھو۔ یہ اسی دو تین ماہ کی اکانت کا ہی کرشمہ ہے۔ کہ اظہار حق۔ سوانح عمری بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ۔ اسلام اور سکھ ازم یہ تین کتابین اُردو مین لکھین۔ اور بت پرستی کا کھنڈن اور تیرتھون کا رد۔ ابطال تناسخ۔ ویدسمرتی پران۔ یہ چار ٹریکٹ گورمکھی لکھ شرون مین پانچ ہزار چھاپ کر سکھ صاحبان مین مفت تقسیم کئے۔ اور ساتھ ہی اس کے ایک چھوٹی سی دھارمک سبھا یعنے

سادھ سنگت بھی قائم کی گئی

جس کا مشن دوسری قومون مین عموماً اور خالصہ قوم مین خصوصاً تبلیغ اسلام کے لئے سعی کرنا اور گورنمنٹ عالیہ کی سچی وفاداری اور اطاعت کی رُوح قوم اور ملک مین پھونکنا ہے۔"

بے شک یہ امتحان میرے لئے نہایت ہی سخت تہا۔ وہ ابتلاء میرے لئے غضب کا ابتلاء تہا۔ اگر میری استعداد ماڈل کی تہی۔ تو میرے سامنے بی۔ اے کے پرچے تھے لوگ کہتے تھے کہ محمد یوسف اس امتحان مین ڈبل فیل ہو گا۔ اور اس کے بعد قادیان کی پوتر بھومی کو ہمیشہ کے لئے خیرباد کہہ دے گا مگر رحم کا فرشتہ میرے سر پر بھینی بھینی سُر سے یہ گیت گا رہا تہا۔ کہ دیکھو دُکھ کے بعد سُکھ سختی رنج کے بعد راحت ایک اٹل نیم ہے۔ تم اِس امتحان سے ہرگز نہ گھبراؤ۔ سو خداوند تعالیٰ نے مجھے اس ابتلاء سے ایسا نکالا۔

KHILAFAT LIBRARY

جیسے چاہ سے یوسف کو

اس امتحان کے بعد یہان لوگون کو یونیورسٹی کی سندین ملتی ہین۔

مجھے "نور" سے اخبار کیا گیا

جس کے ظہور کی اس وقت اشد ترین ضرورت تہی اسوقت پیارے اسلام کے آسمان پر بادل چھائے ہوئے تھے۔ مخالفین گولہ باری سے اسلام کے قلعہ مین رخنے ڈال رہے تہے۔ تقریباً ایک درجن کے قریب تو آریہ اخبار ہی تھے۔ وہ کونسا کمینہ سے کمینہ حملہ تہا۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات والاصفات پر نہ کیا جاتا تہا۔ اور وہ کونسا گندے سے گندہ اعتراض تہا۔ جو اسلام پر نہوتا تہا۔

بے شک گرد وپیش کے حالات اس بات کو پکار پکار کر کہہ رہے تہے۔ کہ ایک نور کی ضرورۃ ہے۔ جو نادان مخالفون کو ظلمت سے نکالے۔

سو خدا تعالیٰ کے فضل سے نور کے ظہور کے ساتھ ہی وہ کالے کالے بادل چھن بھن ہو گئے جنھون نے شیش محل مین بیٹھ کر پختہ مکانون کی طرف پتھر چلائے ان کے شیش محل توڑے گئے۔ نور کے ناظرین سے یہ امر پوشیدہ نہین۔ کہ ہمارا جنگ ایک علمی جنگ تہا۔ اگر آریہ دوست اورون کے تنکے پر استعدادی آگشت نمائی کرتے تھے۔ تو نور نے ان کی مذہبی پستکون سے دکھلا دیا کہ دیکھو بھائی

تمہاری آنکھ مین موٹا لٹھ

موجود ہے پہلے اس کو نکالو۔ پھر دوسرون کے تنکے کیطرف آگشت نمائی کرو" ہمارا جنگ

ان ناعاقبت اندیش ہمعصرون کی طرح نہ تہا جو کسی کے پوجیہ گورو رشی اور مہارشی کو خرومانع اور بے حیا اور کامی کہہ کر . . . . .) جلتی آگ پر تیل ڈالین۔ اور پہر ہوا کا رخ بدلا ہوا دیکھ اوندھے منہ گرین۔ اور ہائے کہائے ہوئے دہتی کیطرح اندہا دہند اپنے بیگانون کو لتاڑنا شروع کردین۔

KHILAFAT LIBRARY

یہان مین یہ کہونگا کہ مین نے نور کو نور علیٰ نور بنانے کے لئے آریہ صاحبان اور سکھہ صاحبان کے تمام مذہبی پستک جو تقریباً چالیس روپیہ کے ہون گے خرید کر نہائت گہری نظر سے مطالعے کے بعد ان کو مذہب پر قلم اٹہایا۔ وہان مین نہائت خوشی سے یہ فرحت افزا پیغام نور کے ناظرین کو دیتا ہون۔ کہ اس وقت خدا کے فضل سے تقریباً

چالیس سکھہ نور کے خریدار ہین

اور کیا تعجب کہ ان کا ہر وہ نور اسلام سے منور ہو چکا ہو۔ مگر وہ چند دنیاوی تعلقات سے اپنے اسلام کو ظاہر نہ کرتے ہون۔ جیسا کہ ان مین سے بعض کے خطوط سے ظاہر ہو چکا ہے اس لئے خداوند تعالےٰ کے فضل سے مجہے یہ کہنے کا حق حاصل ہے۔ کہ نور کی کوشش بین رائگان نہین لیکن۔ خیر یہ جو کچہہ ہوا یا جو کچہہ آیندہ ہوگا۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے ورنہ کیا مین اور کیا میری حیثیت۔

من آنم کہ من دانم

جب نور کا ظہور ہوا۔ تو اس وقت اس کے پچاس خریدار تھے۔ اگرچہ ابتدا مین مجہے نہائت خطرناک راستون سے ہو کر گذرنا پڑا۔ مگر مین نے ایک لمحہ کے لئے بہی اپنا حوصلہ نہین ہارا کیونکہ مجہے اللہ تعالیٰ پر پورا پورا بھروسہ تہا۔ کہ نور چمکیگا جو لوگون کو

پریم کے نور سے منور کریگا

مگر تہوڑے ہی عرصہ مین خدا کے فضل سے اس کی اشاعت کہین سے کہین پہونچ گئی۔

نور کے گرد و پیش کی ہوا کچہہ اور طرف کو چل رہی تہی۔ اس لئے ایک حد تک پہونچکر اس کی اشاعت یکدم رک گئی۔ مگر مین اسوقت ذرا بہی گہبرایا نہین بلکہ پہلے سے بہی زیادہ ڈٹ کر کام کرتا رہا۔ کیونکہ مین نے سمجہہ لیا تہا۔ کہ یہ باتین ہرگز ہرگز میرے حوصلہ کو پست نہین کر سکتین اب اگر مین میز پر بیٹھ کر لکہتا ہون۔ تو پہر چٹائی پر بیٹھ جاؤنگا۔ اور اب اگر قمیص اور شلوار پہنتا ہون تو پہر کفنی پہن لونگا۔ ڈرہی کا ہے کا۔ چلو ہم سمجہہ لینگے

"نین سین ہلو"

لاریب یہ وقت میرے لئے ایک عجیب امتحان کا وقت تہا۔ یہان مین اخبار کی توسیع اشاعت کے بارے مین شدید قبض محسوس کرتا تہا وہان گرد و پیش کی ہوا کے جھونکے رہ رہ کر نور کے بجہانے کے حملہ پر حملہ کرتے تہے۔ آہ! خدا کا فضل پہر دست بی کرتا ہے اور دو ماہ مین ہی خدا کے فضل سے اشاعت کہین کی کہین جا پہونچتی ہے۔ اور تمام اگلی پچہلی کسر نکل جاتی ہے۔ اب مین فخریہ ان باتون کا اظہار کرتا ہون۔ کہ اسوقت خدا کے فضل سے نور کی اشاعت

سات سو سے تجاوز ہی

ممکن ہے کہ بعض دوستون کو بادی النظر مین یہ اشاعت بہت ہی قلیل معلوم ہو۔ جبکہ آریہ اخبار چار چار پانچ پانچ ہزار کی تعداد مین شائع ہو رہے ہین۔ مگر وہان کے حالات اور یہان کے حالات مین زمین و آسمان کا فرق ہے۔ یہان کے باقی مقامی معزز ہمعصرون کو چار چار پانچ پانچ سال کے بعد ۷۰۰ سو کی اشاعت کا مہنہ دیکہنا نصیب ہوا تہا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ کہ نور کی اشاعت صرف ایک سال کے اندر اندر سات سو سے تجاوز کر گئی۔

ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

اس کے لئے جس قدر بہی مین خداوند تعالیٰ کا شکریہ ادا کرون۔ تہوڑا ہے۔ بعض مہربانون نے کہا۔ کہ اگر اس کا مقام اشاعت تبدیل کیا جاوے یعنی بجائے قادیان کے امرتسر یا لاہور سے نور کا ظہور ہو۔ تو ہم بیس بیس پچیس پچیس خریدار دینے کو تیار ہین اور کیا تعجب کہ اگر اس کا مقام اشاعت لاہور یا امرتسر ہوتا۔ تو آپ نور کی اشاعت کے آگے ایک اور صفر پاتے۔ مگر مجہے یہ ایک لمحہ کے لئے بہی گوارا نہ تہا۔ کہ وہ پوتر بہومی جس نے میرے جنم جنم کے پاپ کاٹ دئے۔ جس نے مجہے حیوان سے انسان بنایا۔ جس نے مجہے چاہ ضلالت سے نکالکر گیان کی چوٹی کا راستہ دکہلایا۔ جس نے مجہے مردون سے زندہ کیا۔ تو پہر کیا یہ ہو سکتا ہے۔ کہ مین دنیا کی حرص و ہوا کے لئے اس پوتر بہومی کو چہوڑ دون۔ حاشا و کلا۔ کیا مچہلی ساگر سے جدا ہو سکتی ہے۔

لا واللہ لا واللہ

پہر بعض دوستون نے یہ لکہا۔ کہ اگر آپ قادیان کو نہین چہوڑ سکتے تو نا سہی۔ مگر اپنی اخبار مین قادیان کا ذکر نہ کیا کرین۔ کیون کہ یہ بات اکثر لوگون کو شاق گذرتی ہے۔ تو مین ان بہائیون کی خدمت مین ہمیشہ

یہی عرض کرتا رہا کہ ہان آپ تو بالکل درست فرماتے ہین۔ مگر یہ کیون کر ہو سکتا ہے۔ کوئی کہے کہ چاند کی طرف دیکھو اور چہرے پر اسکی روشنی نہ پڑے یا سورج سے نظر لڑاؤ اور تمہاری انکھین چکا چوند نہ ہون یا عطر کے قطرے تمہارے کپڑون پر پڑین اور اس سے خوشبو کی لپٹین نہ نکلین۔ یہ میرے اختیار سے باہر ہے۔ مین کیا کرون بہرحال میرا تو رونگھٹا رونگھٹا ان دوستون کا شکر گزار ہے اور رہ رہ کر دل سے دعائین نکلتی ہین۔ جو صرف خود ہی نور کے ظہور سے بھرپور ہوئے۔ بلکہ اورون پر بھی اس کی شعائین ڈالکر منور کیا۔ اس لئے یہ اول درجہ کی تنگ دلی ہوگی کہ اگر مین اس موقعہ پر ان نور کے اہلاشیون کے نام نہ لکھون۔ جنھون نے اس کی کرنون کو دور دور تک پھیلانے کے لئے نہایت فیاضی سے کام لیا۔ اون فدایان قوم کے اسماء گرامی یہ ہین۔

سید محمد شاہنواز صاحب فیروزپور۔ منشی محمد علی خان صاحب سب انسپکٹر۔ تہانہ مکتسر۔ بابو فضل کریم صاحب ڈیرہ اسمٰعیلخان۔ بابو عمرو۔ از خانصاحب ڈیرہ اسمٰعیلخان صاحب۔ میان یار محمد صاحب ملتان۔ منشی محمد اسمٰعیل صاحب بہرت پور۔ بابو غلام محمد خان صاحب ابوہر۔ مولوی غلام حسین خان صاحب پشاور۔ بابو دلاور خان صاحب پشاور۔ مرزا محمد اکرم بیگ صاحب فورٹ کیوگزی۔ سید صادق حسین صاحب اٹاوہ۔ سید عظیم الدین صاحب عثمان آباد۔ محمد اکبر خان صاحب وکیل عثمان آباد۔ بابو محمد عمر الدین صاحب حیدرآباد سندھ۔ منشی احمد جان صاحب آفیسر منشی پشاور۔ فتح غلام نبی صاحب راولپنڈی مولوی محمد فیروز الدین صاحب بی۔ اے۔ کوئٹہ بابو نبی بخش صاحب اسد۔ کوئٹہ۔ خانصاحب مولاداد خان صاحب پاک پٹن۔ بابو محمد منظور الٰہی صاحب لاہور۔ بابو محمد اکبر خان صاحب میان جان محمد صاحب۔ خان صاحب محمد یوسف خان صاحب جام پور۔ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب پرتاب گڈھ۔ بابو عبد الرزاق صاحب سٹیشن ماسٹر لودیانہ۔ بابو عمر الدین صاحب شملہ۔ بابو برکت علی صاحب شملہ۔ شیخ محمد یوسف صاحب انبالہ۔ شیخ محمد عبد الرشید صاحب ٹبالہ۔ بابو محمد حنیف صاحب کارک نہر منٹگمری۔ منشی ظفر حسین صاحب ہیڈ کنسٹبل بٹھنڈہ۔ سردار بہادر کیپٹن غلام حسین صاحب جالندہر۔ بابو عبد العزیز صاحب چٹھہ نویس ناہبہ۔ میان محمد عبد اللہ صاحب راولپنڈی۔ سردار خان صاحب سٹیشن ماسٹر ہڈالی۔ بابو قادر بخش صاحب انسپکٹر کوتوالی۔ لال کورتی میان نور محمد صاحب سب انسپکٹر پولیس چانگہ۔ خان صاحب محمد قلی خان صاحب پولٹیکل تحصیلدار وانو۔ خان صاحب شیر بہادر نائب تحصیلدار وانو میان الٰہی بخش صاحب سلوتری۔ منگوئی۔ میان غلام سرور صاحب شرقپور۔ شیخ ہاشم علی صاحب گرداور قانونگوئی۔ شیخ نیاز احمد صاحب وزیر آباد۔ بابو عبد العزیز صاحب دلکشا ڈاکٹر محمد امین صاحب ویٹرنری اسسٹنٹ ماسٹر محمد عبد اللہ صاحب بی۔ اے نکودر سید اکبر علی شاہ صاحب قصور۔ حاجی محمد صدیق صاحب پنہ منڈی منشی طفیل احمد صاحب چندوسی۔ مولوی عبد اللہ صاحب منشی ضلعداری وغیرہ وغیرہ

واقعات اور رائین

خالصہ بہادر کی خوش فہمی

ممبر خالصہ ایڈوکیٹ لکھتا ہے۔ کہ ہمارے لئے یہ فخر کا مقام ہے۔ کہ بہت سے مرزائی مسلمان ہمارے ست گورو نانک دیو کو بھی اپنا پیغمبر مانتے ہین۔ درحقیقت ہمارے گورو مہاراج کی تعلیم ایسی اعلےٰ اور سادھ ہے۔ کہ ہر ایک دین کا آدمی اس پر موہت ہو جاتا ہے۔ وہ (مرزائی مسلمان) سکھ گورؤن کی اعلےٰ تعلیم کے جہان تک معتقد ہین۔ کہ وہ اس بات کے درپے ہو رہے ہین۔ کہ کسی طرح سے یہ ثابت کرین کہ گورو نانک دیو جی محمد صاحب کے مداح تھے اس لئے وہ مسلمان تھے۔ مسلمانون کے مرزائی فرقہ کی یہ گرم جوشی اس بات کی مظہر ہے۔ کہ وہ اپنے دل سے چاہتے ہین۔ کہ ہری گورو نانک دیو کی تعلیم کی پیروی کرین"

خالصہ بہادر کی پہلی غلطی

خالصہ بہادر کا یہ کہنا کہ بہت سے مرزائی مسلمان باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کو اپنا پیغمبر مانتے ہین" یہ آپ کی وسعت معلومات کا ثبوت ہے کوئی مسلمان باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کو پیغمبر نہین مانتا۔ ہان باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بتلائے ہوئے راستہ پر چلکر اور آپکے ادنےٰ ترین خدام کے مقابر پر چلہ کشی کرکے جیسا کہ پاک پٹن۔ اجمیر شریف اور ملتان وغیرہ مین آپکے چلے مشہور ہین۔ اپنے آپ کو ایک پکا اور راستباز مؤمن ثابت کر دکھلایا تھا اور اپنے چیلون کے لئے راہ ہدےٰ بتلا گئے کہ اگر تم لوگ اس ست گورو کے پند ہان کے مقبول نظر ہونا چاہتے ہو۔ تو تم بھی میری طرح ان دنیاوی کمندون کو بالائے طاق رکھ کر میری طرح سچے دل سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہہ کر راست بازون سے ہو جاؤ۔ اور اسکی شہادت کے لئے باوا صاحب کے وہ شلوک کافی سے زیادہ روشنی ڈالتے ہین۔ جو باوجود اس قدر دست برد کے بھی آپ کی دھارمک پستکون مین محفوظ ہین جیسا کہ

تیہے حرف قرآن دے تہی سیار کین
تس وچہ پند نصیحتان سن کر کرو یقین

یعنے قرآن شریف کے تیس حروف ہین اور تیس ہی سپارے کئے گئے ہین اے میرے چیلو! تم سن کر یقین کرو۔ کیونکہ اس وہارک پستک مین لاانتہا نصیحتین ہین۔ جن پر عملدرآمد کرنے سے بیڑا پار ہو جاتا ہے اور پھر باوا نانک علیہ الرحمۃ فرماتے ہین۔

KHILAFAT LIBRARY

ڈٹھا نور محمدی ڈٹھا نبی رسول

نانک قدرت دیکھکر خودی گئی سب بھول

یعنے مین نے (نانک) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور (مذہب) دیکھا اور آپ کی (آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ہی زیارت کی۔ یہ دیکھ کر مجھ پر اس قدر بے خودی کا عالم طاری ہوا کہ مین اپنے آپ کو بھول گیا۔ یہ دونو شلوک اور اسی قسم کے اور شبد جنم ساکھی بھائی بالا کے ۲۲۲ سے لے کر ۲۵۰ صفحہ تک موجود ہین جس کا دل چاہے۔ دیکھ کر تسلی کرلے اور پھر اس سے بھی بڑھکر باوا نانک علیہ الرحمۃ کی اسلام پر جیتی جاگتی شہادت وہ آپ کا چولہ صاحب موجود ہے۔ جس کو آپ فخریہ زیب تن فرماکر وعظ کیا کرتے تھے۔ جن پر بڑے موٹے حروف مین لکھا ہوا ہے۔ کہ

اِنّ الدّین عند اللہ الاسلام

گویا یہ باوا نانک علیہ الرحمۃ کا سائن بورڈ تھا۔ جو ہر وقت آپکے اندرونی اور باطنی خیالات کا اظہار کرتا تھا۔ یہ چولہ ڈیرہ باوا نانک مین موجود ہے۔ جس کا دل چاہے جاکر دیکھ لے۔ اور اگر اس سے زیادہ قوی شہادت درکار ہو تو تاریخ گورو خالصہ کے پہلے حصہ مین اور جنم ساکھی بھائی بالا کے ۱۱۴ صفحہ مین اس چولہ صاحب کا مفصل بیان ملاحظہ کرو۔

بھائی صاحب! آپ خود ہی خیال فرمائیں کہ ایسی زبردست اور قوی شہادت کی موجودگی مین ہم باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کو مسلمان نہ کہین تو اور کیا کہین۔

خالصہ بہادر کی دوسری غلطی

پھر خالصہ بہادر کا یہ فرمانا کہ ان مسلمانون کی گرم جوشی اس بات کی مظہر ہے کہ وہ عنقریب باوا نانک کے مت کی پیروی کرین۔"

ہان اس مین تو کوئی کلام نہین کہ ہر ایک مسلمان کلمہ طیبہ۔ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ وغیرہ وغیرہ کی پیروی کو اپنا پرم دھرم خیال کرتا ہے۔ جیسا کہ باوا نانک علیہ الرحمۃ نے اپنے شلوک اور شبدون مین اس بات کی بار بار تاکید فرمائی ہے۔ ہان اگر اس نکتہ خیال سے دیکھا جاوے۔ تو مسلمان باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات کی پیروی کرنے کو ہر وقت طیار ہین مگر کرتا کرنگا۔ کرتا کرڑا۔ کرتا کچھ۔ کرتا کیس۔ کرتا کرد کی پیروی کرنے کے واسطے تو کوئی مسلمان بھی تیار نہین۔

پرکاش اندھیرے مین

پرکاش مسافر کے آخری سفر کو الوداع کہتا ہوا لکھتا ہے۔ کہ ایسے نازک وقت مین جبکہ اسلامی اخبارات چاروں طرف سے آریون پر آکر بس کر رہے ہین۔ ہمین اپنے ہمعصر کی جدائی کا نہایت سخت افسوس ہے۔ اور یہ امر نہایت ہی تعجب خیز ہے کہ مسلمانون کے دریدہ دہن پرچون کا کوئی ڈنس نہین لیا جاتا۔ اور دوسری طرف مسافر سے ضمانت طلب کرکے اسے بند ہونے پر مجبور کیا جاتا ہے۔"

مگر کیا ہمارا ہمعصر اس بات سے بے خبر ہے کہ مسلمانون کی طرف سے جس قدر اخبار نکلے۔ وہ محض دفاعی اور خود حفاظتی کے طریق پر مبنی تھے۔ کیا ہمارا ہمعصر کوئی ایک واقعہ بھی ایسا پیش کرسکتا ہے۔ جس مین مسلمانون نے پہل کی ہو۔ ہان مسلمان مظلوم تھے۔ ستم رسیدہ تھے۔ اس لئے انہون نے محض ڈیفنس کے طور پر جواب دینے شروع کئے۔ اور پھر قرآن شریف کی تعلیم تو یہان تک شانتی اور صلح جوئی پر مبنی ہے۔ کہ باوجود ظالم اور موذی حملہ آورون اور ابتداء کرنے والون کے مقابلہ مین دفاع کا حکم دیتا ہے۔ اور پھر اپنے پیروکارون کو سخت تاکیدی حکم کرتا ہے۔ کہ

ولا تعتدوا

یعنے دفاع مین بھی لحاظ رکھو کہ تم سے کسی قسم کی زیادتی نہ ہو جائے۔ قرآن شریف مین کوئی آئت ایسی نہین ملتی۔ جو زیادتی اور اعتداء کی ہدائت کرے۔ پھلا وہ قوم جس کا عملدرآمد ایسی بے نظیر کتاب پر ہو۔ تو پھر کیا یہ ہوسکتا ہے کہ اوس کے پیروکار زیادتی کرین۔ حاشا وکلا۔ دور کیون جائیے واقعات انشاء اللہ تعالےٰ اس بات کو ثابت کرین گے۔ کہ اب جبکہ مسافر کا چلانا بول چکا ہے۔ اور اب اپنے بھائیون کی خدمت مین لگ گیا ہے۔ اب مسلمان کہان تک آریہ ورت کو مخاطب کرتے ہین۔"

رعائت ختم ہوگئی

مخدومی حضرت مولوی غلام حسن صاحب نے اعلاء کلمۃ الحق کی اشاعت کے لئے روپے ارسال فرمائے تھے۔ ان سے دس غیر مسلمون کے نام "نور" جاری کیا گیا ہے۔ امید کہ دوسرے اعلاء کلمۃ الحق کی اشاعت کے دلدادہ بھی حضرت مولوی غلام حسن صاحب کی پوتر مثال کی پیروی کرکے اجر دارین حاصل کرینگے۔

نور کا عہد جدید

اب جبکہ نور نے اپنی نورانی کرنون سے ایرشا

اور دوبیت کے سیاہ بادلون کو چھن بھن کر دیا ہے۔ اب جبکہ وہ کالی کالی گھٹائین۔ بجلی کی چمک۔ رعد کی کڑک نور کا جلوہ دیکھ کر بالکل جاتی رہی ہے۔ اب جبکہ قلمی جنگ مین نور مخالفین اسلام کو قطعی شکست دے چکا ہے۔ تو آیندہ کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ اس کا پروگرام زیادہ تر شانتی کے پرچار کا رہی ہوگا۔

پہلے اپنی آنکھ کا لٹھ دیکھو

ہمعصر پرکاش اپنے ۲۲ بہادرون کے اشیو مین "آریہ سماج کی رکھشا کون کریگا" کا ہیڈنگ دے کر اپنے لیڈنگ آرٹیکل مین رقمطراز ہین۔ کہ "مسلمانون کی مخالفت کا تو کہنا ہی کیا ہے۔ اسلام کا جنم عرب جیسے اُجڈ ملک مین ہوا۔ اس لئے اس کے پیرون کے اندر بھی وہ سپرٹ موجود ہے۔ اور وہ سپرٹ اس قدر زبردست ہے۔ کہ جب آریہ درت کے امن پسند اور اہنسا پرمودھرم کے اصول پر عمل کرنے والے ہندون نے اسلام اختیار کیا۔ تو اون کے اندر جہادی سپرٹ کام کرنے لگی"

KHILAFAT LIBRARY

پرکاش کے ان جوشیلے الفاظ مین جس خطرناک سپرٹ کا اظہار ہوتا ہے۔ وہ ہر ایک انسان کو بادی النظر مین ہی معلوم ہوسکتا ہے۔ مگر ہم اس دیا کے پتلے معاشہ سے نہایت ادب سے پوچھتے ہین۔ کہ وہ اپنے نیم دھرم سے بتلائین کہ ستیارتھ پرکاش کا چودھوان سمولاس جس مین مسلمانون۔ کو دل کھول کر بے نقط سنائی گئی ہین۔ اور اسی طرح ترک اسلام اور نخل اسلام اور قرآن شریف جدید وغیرہ سخت خطرناک کتابین جو اس امن عامہ کی سخت مخل ہین۔ اور جو گورنمنٹ عالیہ کی رعایا مین نزاع اور فساد کا پیش خیمہ ہین۔ وہ مسلمانون کی طرف سے لکھی گئین یا آریہ سماج کی طرف سے۔ اور پھر آج تک جس قدر بمب ساز اور انارکسٹ گرفتار ہو چکے ہین۔ وہ اجڈ مسلمان تھے یا اہنسا پرمو دھرما کے دعویدار

بے نیازی حد سے گزری بندہ پرور کب تلک
ہم کہین گے حال اپنا آپ فرمائینگے کیا

دونون کے حالات مین زمین آسمان کا فرق ہے

ہمعصر ہندوستان لکھتا ہے کہ ملک چین مین چار کروڑ چینی مسلمان ہین۔ اور ۳۵ کروڑ چینی بدھ مذہب رکھتے ہین۔ لیکن چینی بدھ اور چینی مسلمان باہمی شیر و شکر ہین پس یہ کس قدر افسوسناک اور تعجب انگیز امر ہے۔ کہ ہندی ہنود اور مسلمانون دو باہمی دشمن ہون" تو بندہ پرور بے شک ہندوستان کے ہندون اور مسلمانون کی حالت پر نظر کرکے دل کی سخت چوٹ لگتی ہے۔ اور چین کے بدھون اور مسلمانون کے برادرانہ تعلقات پر رشک آتا ہے۔ مگر کیا کیا جاوے چین مین ستیارتھ پرکاش کا "پرکاش" نہین ہوا۔ جب وہان ستیارتھ پرکاش کا پرکاش ہوگا۔ تو وہان بھی شانتی کے جوار بھاٹا مین ٹھاٹھین اُٹھنے لگینگی

کہین کی اینٹ کہین کا روڑا بھان متی نے کنبہ جوڑا

اے دنیا تیری لیلا نیاری ہے اور تیرے واسی (رہنے والے) بھی نیارے ہین اے دنیا تجھ مین کون سا جادو کا اثر ہے۔ کہ بعض اوقات تو ایک زاہد عابد کو اس طرح چارون چھالے چت گراتی ہے۔ کہ اس کا تمام بھانڈا پھوٹ جاتا ہے۔ بے شک تیری ہر گھڑی ایک دیندار کے لئے ان مکار لوگون کی زندگیون کو پیش کرکے۔

"من نہ کردم شما حذر بکنید"

کا سبق دیتی ہے۔ مگر ہم جن کو اس دنیا کے موہ اور جنجال نے ایک خاص دائرہ مین کولھو کے بیل کی طرح گردش کرنے کے لئے مجبور کر دیا ہے۔ ہم ان لوگون کی سبق آموز زندگیون سے کچھ فائدہ نہین اُٹھاتے۔ ہائے ہمارے دل کس قدر کٹھور ہو گئے۔ چند دن کی بات ہے کہ ہمین ایک بہائی نے کہا نہ صرف کہا ہی بلکہ ناک مونھ چڑھایا کہ تم اپنی اخبار مین کثرت سنسکرت ہندی کے الفاظ کا استعمال چھوڑ دو۔ خیر جس بات کو مدنظر رکھ کر نور ہندی الفاظ کا استعمال کرتا ہے۔ وہ نور کے ناظرین سے مخفی نہین۔ نور کی کرنین آریون اور سکھون کے تہ خانون مین جاکر پڑتی ہین۔ اور اگر ہندی الفاظ نہ استعمال کئے جاوین تو سکھ اور آریہ بہائی فارسی اور عربی کی گرم الفاظی سے تلملا اٹھینگے خیر۔ کچھ دن بعد کر مجھے اپنے اس بہائی کی ایک پرائیویٹ تجارت کا اشتہار ذرا چلتی سی نظر سے گزرا۔ جسمین ایک سرے سے لیکر دوسرے سرے تک بہنگم ہندی الفاظ کے بھرمار پائی گئی۔ جس مین ناواقفیت سے پاؤن کے لفظ کو سر کی جگہ اور سر کے لفظ کو پاؤن کی جگہ استعمال کیا گیا۔ یہ دیکھ کر اپنی ہنسی کو ضبط نہ کر سکا اور بے ساختہ میری زبان سے یہ شعر جاری ہوا۔

ہر کسے ناصح برائے دیگران
ناصح خود یافتم کم در جہان

اطلاع عام

خط و کتابت کے لئے چٹ نمبر ضرور دین ورنہ جواب سے قطعی جواب

"خاص نور کے لئے"

KHILAFAT LIBRARY

ضرورت اسلام

از

روئے مسلمات آریہ سماج

گذشتہ سے پیوستہ

آگے چلکر ایک ستیارتھ پرکاش کا قول نقل کیا ہے۔ کہ ان گمراہ لوگون کا یہ اعتقاد ہوگیا کہ:- جو کچھ براہمنون کے منہ سے بات نکلتی ہے وہ جانو ہو بہو پرمیشور کے منہ سے نکلی اور کہ جو روئے زمین پر اچھی اشیا ہین وے سب براہمنون کے لئے ہین ..... جیسی اپنی خواہش ہوئی ویسا برتاؤ کیا۔ یہان تک کہ ہم بھودیو ہین (یعنی زمین کے دیوتا ہین) ہماری خدمت کے بدون دیولوک کسی کو نہین ملسکتا"

پھر دفعہ بارہ مین لکھتا ہے کہ ایسے ایسے قول جو کہ سچے برہمن اور سادھوون کے بارہ مین تھے۔ وہ پوپون نے اپنے پر گھٹائے اور جھوٹی جھوٹی باتون سے پرکتا ہین بناکر ان مین رشی منیون کے نام لکھہ دئے اور انہی کے نام سے سناتے رہے (اس طرح کرنے سے) ان ذی عزت رشی مہرشیون کے نام کی بدولت اپنے پر سے سزا کی قید اٹھوادی پھر من مانی کارروائی کرنے لگے یعنے ایسے سخت قاعدے بنالئے۔ کہ ان پوپون کی اجازت کے بغیر سونا۔ اٹھنا۔ بیٹھنا۔ جانا۔ آنا۔ کھانا۔ پینا وغیرہ بھی لوگ نہ کرسکین۔ راجاؤن کو ایسا یقین دلایا۔ کہ پوپ گن والے نام نہاد براہمن سادھو چاہین سو کرین۔ ان کو کبھی سزا نہ دینی یعنے ان کو سزا دینے کی دل مین خواہش نہ کرنی چاہیئے۔ جب ایسی جہالت چہائی تب جیسی پوپون کی خواہش ہوئی ویسا کرنے کرانے لگے۔

دفعہ ۱۳ مین لکھتا ہے:۔ اس خرابی کے باعث مہابھارت کے جنگ سے ایک ہزار برس پیشتر سے شروع ہوگئے تھے۔ اگرچہ اس زمانے مین رشی منی بھی تھے۔ تاہم کچھہ کچھہ سستی۔ غفلت حسد۔ بغض کے جو بیج بوئے گئے تھے۔ وہ بڑھتے بڑھتے بڑے ہوگئے (آخر کار) جب سچا اپدیش نہ رہا تب آریہ ورت مین جہالت پھیلنے سے ایک دوسرے کے ساتھ لڑنے جھگڑنے لگے"

دفعہ ۱۴ مین لکھتا ہے۔ پھر وے پوپ لوگ اپنی اور اپنے پاؤن کی پوجا کرانے اور کہنے لگے۔ کہ اسی مین تمہاری بہتری ہے۔ جب یہ لوگ ان کے بس مین ہوگئے۔ تب غفلت اور نفس پرستی مین غرق ہوکر گڈریئے کی مانند جھوٹے گرو بن کر چیلے پھنسانے لگے۔ علم۔ طاقت۔ عقل ہمت بہادری۔ شجاعت وغیرہ نیک اوصاف سب برباد ہوتے گئے۔ پھر جب نفس پرستی مین ڈوبے تو گوشت شراب کا استعمال چھپ چھپ کر کرنے لگے۔ پھر انہی مین سے ایک وام مارگ قائم ہوگیا"

اب وام مارگیون کے اصول دیانند کے الفاظ مین سنیئے۔ خواہ کوئی مرد ہو یا عورت اس اوٹ پٹانگ قول کو پڑھہ کر باہم سماگم (صحبت) کرنے سے وے وام مارگی گناہ نہین مانتے جن نیچ عورتون کو چھونا نہین چاہیئے۔ ان کو نہایت پاکیزہ انہون نے مانا ہے جیسے شاسترون مین حیض والی وغیرہ عورتون کے چھونے کی ممانعت ہے۔ ان کو وام مارگیون نے نہایت پاکیزہ مانا ہے ان کا انڈ بنڈ شلوک سنیئے:۔ حیض والی عورت کے ساتھہ صحبت کرنا ایسا ہے جیسا کہ پشکر مین نہانا۔ چانڈال کی عورت سے صحبت کرنا گویا کاشی کی زیارت کرنا ہے چماری کے ساتھ بدفعلی کرنا گویا پریاگ مین نہانا ہے دھوبن کے ساتھ بدفعلی کرنا گویا اجودھیا کی زیارت کرکے آنا ہے۔ شراب کا نام تیرتھ رکھا ہے ..... زنا کاری کا نام پنچی ..... بھیروی چکر مین وام مارگی لوگ مین یا تختی پر ایک نقطہ۔ مثلث یا مربع یا دائرہ بناکر اسپر شراب کا گھڑا رکھ کر اس کی پرستش کرتے ہین۔ پھر ایسا منتر پڑھتے ہین۔ یعنے اے شراب تو برہما وغیرہ کی بددعا سے بری ہوجا۔ ایک پوشیدہ جگہ مین کہ جہان سوائے وام مارگی کے دوسرے کو نہین آنے دیتے عورت اور مرد جمع ہوتے ہین وہان (مرد) ایک عورت کو برہنہ کرکے پرستش کرتے اور عورتین کسی مرد کو برہنہ کرکے پرستش کرتی ہین پھر کوئی کسی کی عورت کو کوئی اپنی یا دوسرے کی لڑکی کو کوئی کسی اور کی یا اپنی مان بہن بہو وغیرہ کو (جو وہان) آتی ہین (پکڑ سکتا ہے)..... اور جب کسی کی عورت یا فاحشہ عورت کو برہنہ کرکے یا کسی مرد کو برہنہ کرکے ہاتھ مین تلوار دیتے ہین۔ تو اوس عورت کا نام دیوی اور اس مرد کا نام مہادیو رکھتے ہین۔ ان کے اعضائے تناسل کی پرستش کرتے ہین۔ پھر اوس دیوی یا شو کو شراب کا پیالہ پلاکر اس جھوٹے برتن سے سب لوگ ایک ایک پیالہ پیتے۔ پھر اسی طرح سلسلہ وار پی پی کر مدہوش ہوجاتے ہین۔ چاہے کوئی کسی کی بہن لڑکی یا مان کیون نہ ہو۔ جس کی جس کے ساتھ خواہش ہو اوس کے ساتھ بدفعلی کرتے ہین۔ کبھی کبھی بہت نشہ چڑھنے سے جوتے اور لاتین چلتین۔ اور مکا لکی ہوتے۔ اور بال کھینچتے ہوئے آپس مین لڑتے ہین کسی کو وہان قے آجاوے۔ تو ان مین جو کال اگھوری یعنے سب مین سدھ گنا جاتا ہے وہ قے شدہ چیز کو بھی کھالیتا ہے ان کے سب سے بڑے سدھ کی یہ باتین ہین کہ جو دیکشت یعنے کلال کے گھر مین جاکر بوتل پر بوتل چڑھاوے رنڈیون کے گھر مین جاکر ان سے بدفعلی کرکے سووے جو اس قسم کے کام بے شرم بیخوف

---

* ستیارتھ پرکاش کی دفعہ سے مراد ہے۔

ہوکر کرے وہی دام مارگیون مین سب سے اعلےٰ شہنشاہ عالم کی مانند مانا جاتا ہے یعنی جو بڑا بدچلن ہو۔ وہی ان کو سپر دیانند لکھتا ہے کہ:۔ اس قسم کے پاگل اور پرلے درجہ کے وحشی انسان ہی دنیا مین بہت کم ہون گے۔

ناظرین! آپ یہ خیال نہ کرین کہ یہ سب کرتوتین انہون نے وید سے علیحدہ کر رکھی تھین۔ نہین بلکہ ایسی فاحشانہ تعلیم کو وہ ویدون سے ہی ثابت کرتے تھے۔ چنانچہ دیانند کے اپنے الفاظ اس بارہ مین یہ ہین۔

پھر (جب) ان لوگون کا مذہب بہت پھیلا تب فریب کرکے ویدون کے نام سے بھی وام مارگ کی تھوڑی تھوڑی لیلا چلائی۔ یعنے سوترامنی یگیہ مین شراب پیوے پر وکھشت یعنے یگ مین گوشت کھانے مین عیب نہین۔" .. .. ایسے ایسے قول بھی رشیون کی کتابون مین ڈال کر کتنے ہی رشی منیون کے نام سے کتابین بناکر گومیدھ اشومیدھ نام کے یگیہ بھی کرانے لگ گئے تھے یعنی ان حیوانون کو مار کر ہوم نے سے یجمان اور حیوان کو بہشت ملتا ہے۔

وید کے معانی نہ سمجھ سکنے کے بارہ مین دیانند دفعہ ۱۷ سترہ مین لکھتا ہے:۔ لیکن ان سچے معانی کو وے جاہل نہین سمجھتے تھے۔ کیونکہ جو خودغرض خیال والے ہوتے ہین وے سوائے اپنی غرض پورا کرنے کے دوسری کچھ بھی بات نہین جانتے اور نہین مانتے۔"

بدھ مذہب کا آغاز

اس بارہ مین دیانند کے الفاظ یہ ہین:۔ جب ان پوپون کی ایسی بدفعلیان دیکھین اور دودم (مدے) کا ترپن شرادھ ہوتا دیکھا (تو) ایک سخت غضبناک وید وغیرہ شاسترون کی مذمت کرنے والا بدھ یا جین مت رائج ہوا اس کا باعث صرف یہ ہوا کہ ایک راجہ کی پیاری رانی کو گھوڑے کے ساتھ ہم بستر کرانے پر جب وہ مرگئی۔ تو وہ راجہ تارک الدنیا ہوکر پوپون کی قلعی کھولنے لگا۔

چونکہ یہ پوپ لوگ اپنی سب بدافعالیون کو وید سے ثابت کرتے تھے اور بدھ نے جو سنسکرت زبان کا فاضل اجل تھا۔ جس کے بارہ مین لالہ لاجپت رائے کے یہ الفاظ ہین کہ وہ "جنگلون اور پہاڑون مین جاکر گیان کا ذخیرہ اکٹھا کرنے لگا۔ ہندوستان کی درشن ودیا مین جو کچھ تھا اسکو اُس نے مطالعہ کیا۔ مگر اطمینان نہین ہوا۔" ویدک مت کی مذمت کرنی شروع کی۔ اور بقول دیانند (دفعہ ۲۰) ویدون کی بھی مذمت کرنے لگے۔ اس کے پڑھنے پڑھانے یگیہ پوجا وغیرہ اور برہمچریہ وغیرہ اصولون کو بھی تباہ کیا۔ جہان جتنی کتابین وید وغیرہ کی پائین انکو تلف کیا۔ آریون پر بہت سا زور حکومت کا بھی چلایا۔ تکلیف دی۔ جب ان کو خوف وخطر نہ رہا تب اپنے مت والے گرہستی اور سادھوؤن کی عزت اور وید کے پیروؤن کی بے عزتی کرنے اور طرفداری سے سزا بھی دینے لگے اور خود عیش وآرام اور غرور مین ہوہوکر پھرنے لگے (شودیوسے لے کر مہابیر تک اپنے تیرتھنکرون کے بڑے بڑے بت بناکر پرستش کرنے لگے یعنی پاشان وغیرہ مورتی پوجا کی بنیاد جینیون سے پھیلی۔ پرمیشور کا ماننا کم ہوا۔ پتھر وغیرہ مورتی پوجا مین مصروف ہوئے۔ ایسی تین سو برس تک آریہ ورت مین جینیون کی سلطنت رہی۔ بہت لوگ وید کے علم وغیرہ سے ناواقف ہوگئے تھے۔ اسبات کو اندازاً اڑھائی ہزار برس گزرے ہون گے۔"

KHILAFAT LIBRARY

ضروری گذارش

اب کی دفعہ مین ایک خاص دینی مصروفیت کے باعث بہت کم خریدارون کے نام وی پی ارسال کرچکا ہون۔ انشاء اللہ تعالیٰ آیندہ یکم نومبر کا پرچہ ان کل معاونین کرام کے نام جن کا چندہ ختم ہوچکا ہے وی پی بھیجا جاوے گا امید کہ آپ صاحبان وی پی وصول فرماکر عند اللہ ماجور ہونگے

"ایڈیٹر نور"

شنکراچاریہ کا ظہور

دیانند کے الفاظ اس بارہ مین یہ ہین:۔ بائیس سو برس ہوئے کہ ایک شنکراچاریہ داوڑ ملک مین پیدا شدہ برہمن برہمچریہ سے دباکن وغیرہ سب شاستروں کو پڑھ کر سوچنے لگے۔ کہ آیا سچے پرمیشور کے معتقد وید مت کا اور جین پرمیشور کے نہ ماننے والے مت کا رائج ہونا بڑے نقصان کی بات ہوئی ہے اس کو کسی طرح رفع کرنا چاہیئے۔"

مگر آپ شنکراچاریہ کا وید مذہب دیانند کے الفاظ مین ملاحظہ کیجئے۔ چنانچہ وہ اسی سملاس گیارہ دفعہ ۲۱ مین لکھتا ہے "شنکراچاریہ کا مت تھا کہ ازلی سدھ پرماتما ہی دنیا کا صانع ہے۔ یہ دنیا اور جیو جھوٹھا ہے۔ کیونکہ اس پرمیشور نے اپنی مایا سے دنیا بنائی وہی پرورش اور فنا کرنیوالا ہے اور یہ جیو اور پرپنچ خواب کی مانند ہے پرمیشور خود ہی سب جگت روپ (بشکل عالم) ہو کر لیلا (کھیل) کر رہا ہے۔" یعنی بہ الفاظ دیگر شنکراچاریہ روح مادہ کی قدامت کا منکر اور ہمہ اوست کا قائل تھا۔ جو کہ دیانندی مت کے صریح مخالف اعتقاد ہے۔ گویا کہ شنکراچاریہ نے بڑے غور وخوض کے بعد وید کا جو اعتقاد دنیا پر ظاہر کیا۔ وہ موجودہ ویدک مت کے وید مخالف تھا۔ مگر دیانند اسی کو وید مت بیان کرتا تھا اور اوس کے اعتقاد مین اسیوقت سے

یگیوپویت ہونے لگے اور ویدون کی درس تدریس نے رواج پکڑا۔ دس سال کے اندر سارے آریہ ورت ملک مین گھوم کر جینیون کی تردید اور ویدون کی تائید کی۔"

KHILAFAT LIBRARY

بقول دیانند شنکراچاریہ کے پہلے شومت بھی تھوڑا سا رائج تھا (اُس نے) اس کی اور دام مارگ کی بھی تردید کی۔"

شومت کا زور

بقول دیانند (دفعہ ۲۴ سملاس گیارہ) شنکراچاریہ کے تین سو برس پیچھے اوجین شہر مین وکرم ادیتہ راجہ کچھ اقبال مند ہوا۔ اور مہاراجہ وکرم ادیتہ سے لے کر شوؤن کا زور بڑھتا گیا۔" اب ذرا دیانند کے الفاظ مین شوؤن کے اعتقاد ملاحظہ کیجئے جن مین آپ بھی ماشاء اللہ شامل رہ چکا ہے:۔ لکھتا ہے:۔ وام مارگی دیوی کی عبادت کرنے والے ہوئے جو کہ شوجی کی عورت ہے اور شو مہادیو کی عبادت کرنے والے ہوئے۔ گویا کچھ عرصہ مہاراج دیانند بھی مہادیو کی پرستش کرتا رہا ہے اور سنیئے! یہ دودھ اور اکھش اور بھسم (خاک) آج تک لگاتے ہین۔ لیکن جتنے وام مارگی وید کے مخالف ہین ویسے شو نہین ہین۔ ان کا یعنے شوؤن کا اعتقاد ہے کہ جن کے ماتھے پر بھسم اور گلے مین رودراکھش نہین ہے اوس پر لعنت ہو اس کو چنڈال کی مانند ترک کرنا چاہیئے۔ جو گلے مین بتیس سر مین چالیس۔ چھ چھ کانون مین بارہ بارہ ہاتھون مین سولہ سولہ بازوؤن مین ایک چوٹی ہین اور چھاتی پر ایک سو رودراکھش پہنتا ہے وہ ہو بہو مہادیو کی مانند ہے اُمید ہے کہ خود دیانند بھی کئی بار ہو بہو مہادیو کا پُتلا بنا ہوگا۔

پھر دیانند لکھتا ہے کہ:۔ پھر ان وام مارگیون اور شوؤن نے صلاح کر کے بھگ لنگ کو قائم کیا جس کو جلاذہاری اور لنگ کہتے ہین اور اوسکی پرستش کرنے لگے اون بے شرمون کو ذرا بھی شرم نہ آئی کہ یہ مکروہ کام ہم کیون کرتے ہین؟ کیون کہ سوامی مہاراج آپ کو کبھی شرم محسوس ہوئی تھی جبکہ آپ خود اسی مت کا بڑے زور شور سے پرچار کرتے تھے اور حسب تحریر خود لوگون کو اس مت کا پیرو بنا کر ہزارون روپے اکھش کی مالائین اپنے ہاتھ سے تقسیم کین۔ مہاراج رام سنگھ نے بھی آپ سے ہی اس مت کو قبول کیا (ستیارتھ پرکاش دیانند صفحہ ۵۵۰ مصنفہ راوہ کشن مہتہ)

وشنومت

بقول دیانند (دفعہ ۲۴) "وکرم آدیتہ کے پانچسو برس بعد راجہ بھوج ہوا اور (دفعہ ۳۱) راجہ بھوج کے ڈیڑھ سو برس بعد وشنومت کا آغاز ہوا۔ اور ایک شٹھ کوپ نامی کنجر ون مین پیدا ہوا تھا اوس سے تھوڑا سا چلا اس کے پیچھے منی واہن بھنگی خاندان مین پیدا شدہ اور تیسرا یا دنا چاریہ یون (مسلمان) خاندان مین پیدا شدہ اچاریہ ہوا۔

پھر لکھتا ہے۔ کہ شوؤن نے شو پران وغیرہ شاکتون نے دیوی بھاگوت وغیرہ وشنوؤن نے وشنو پران بنائے۔

شائد آپ خیال کرین کہ وشنو شاید کوئی وید کی تعلیم سے علیحدہ مت ہوگا۔ نہین ہرگز نہین کیون کہ وہ بھی اپنے آپکو وید کیطرف نسبت دیتے تھے۔ (دفعہ ۲۵ سملاس گیارہ) گو اون کے بیان کردہ منترون کے معنے دیانند اور اوس کے چیلے کچھ اور ہی کیون نہ کرین اب وشنو کے عقائد بھی ملاحظہ کیجئے۔

تاپ یعنی شنکھ۔ چکر۔ گدا اور پدم کے نشانات کو آگ مین تپا کر بازو کی جڑ مین داغ دے کر پھر دودھ سے بھرے ہوئے برتن مین بجھاتے ہین اور کئی اس دودھ کو پی بھی لیتے ہین اب دیکھئے ہو بہو انسان کے گوشت کا بھی ذائقہ اسمین آتا ہوگا ایسے ایسے فعلون سے پرمیشور کو حاصل کرنے کی امید کرتے ہین اور کہتے ہین بدون شنکھ چکر وغیرہ سے جسم داغے۔ جیو پرمیشور کو حاصل نہین کرتا۔ کیون کہ وہ ۔ ۔ ۔ ۔ یعنی کچا ہے اور جیسے بادشاہت کی چپڑاس وغیرہ نشانات کے ہونے سے سرکاری نوکر جان کر اس سے سب لوگ ڈرتے ہین۔ ویسے ہی وشنو کے شنکھ چکر وغیرہ اوزارون کے نقش دیکھ کر یم راج اور ان کے گن ڈرتے ہین۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ترشول کی مانند پیشانی پر نقش بنانا۔ نارائن داس۔ وشنو داس یعنے (جس کے) داس لفظ اخیر مین ہو (ایسا) نام رکھنا۔ مالا کمل گٹے کی رکھنا" ۔ ۔ ۔ ۔ اپنے شنکھ چکر (وغیرہ) سے داغ کے لئے جو وید منتر کا حوالہ رکھا ہے اس کی عبارت اور معنی حسب ذیل ہین:" ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ پھر اسی سملاس گیارہ کی دفعہ ۶۸ مین لکھتا ہے کہ جو کوئی ان کے آغاز (یعنی بُت پرستی تیرتھ وغیرہ۔ (ابو الفضل) کا امتحان کرنا چاہین وے پنڈتون کی پرانی سے پرانی بہی اور تانبے کے پتر وغیرہ کی تحریر دیکھین۔ تو یقین ہو جائیگا کہ یہ سب تیرتھ پانچسو یا ایک ہزار برس سے پیچھے ہی بنے ہین۔ ہزار برس سے پیشتر کی تحریر کسی کے پاس نہین نکلتی اِس لئے جدید ہین۔ اِس سے پہلے لکھتا ہے۔ کہ یہ بُت پرستی اڑھائی تین ہزار برس سے پیچھے دام مارگی اور جینیون سے چلی ہے پہلے آریہ ورت مین نہین تھی۔"

دیانند کی تحریر کا مختصر نتیجہ

دیانند بانی آریہ سماج کی مندرجہ بالا تحریر کو پڑھنے کے بعد جس نتیجہ پر کوئی عقل مند پہونچ سکتا ہے وہ یہ ہے کہ مہابھارت کی لڑائی سے ایک ہزار برس پیشتر سے ہی آریہ ورت مین خرابیان شروع ہو چکی تھین اور آغاز اسلام تک ایک بھی فرقہ آریہ ورت مین ایسا نہ نکلا۔ جس نے خالص توحید یا کم از کم اس قسم کی توحید جیسی دیانندی اب ظاہر کر رہے ہین۔ ملک ہند مین پھیلائی ہو۔ بُرے سے بُرے

فرقے نے ویدون کے منترون کی آڑ مین ہر طرح کی خباثت پھیلائی۔ دیانند کے الفاظ مین ہندمین آغاز اسلام تک مندرجہ ذیل برائیان پھیل رہی تھین۔ جو سب قریباً وید کے منترون کے ساتھ چسپان ہوتی تھین۔

نفاق۔ غرور۔ تکبر۔ جہالت۔ سستی بے ہمتی حسد و بغض۔ نفس پرستی۔ غفلت۔ بداوصافی۔ بدشغلی۔ برہمنون کا بے علم ہونا۔ کشتری۔ ویشیہ۔ شودرون کا جاہل رہنا۔ وید شاسترون کے بامعنے پڑھنے کے سلسلے کا چھوٹ جانا۔ برہمنون مین مکر۔ فریب۔ ادھرم بڑھنا۔ برہمنون کا روزی کی خاطر معبود بننا اور سورگ اور مکتی کا واحد ٹھیکیدار بننا۔ برہمنون کا زمین کا داتا بننا اور ان کے الفاظ کو پرمیشور کے الفاظ سمجھنا۔ رشی۔ منیون کی کتابون مین تحریف کرکے جھوٹی جھوٹی ان مین ملانا۔ برہمنون کا سزا سے بری ہونا۔ برہمنون کی اجازت بغیر سونا۔ اُٹھنا۔ بیٹھنا۔ کھانا پینا خلاف منشاء ایشور ہونا۔ آپس مین لڑنا جھگڑنا۔ برہمنون کا اپنی اور اپنے پاؤن کی پوجا کرانا۔ شراب پینا حیض والی عورت سے مباشرت۔ چانڈال عورتون فاحشہ عورتون زنا کاری مان۔ بہن۔ بیٹی۔ ہو سب کے ساتھ مذہبی عقیدہ کے روسے زنا کرنا ننگے مرد اور ننگی عورتون کے اندام نہانی کی پرستش اور انکو دیوی دیوتا خیال کرنا۔ سب سے بڑی بدچلن کا ان کے نزدیک سب سے اچھا ہونا۔ حیوانون اور انسانون کو مارکر ہوم کرنا۔ عورتون کو گھوڑون کے ساتھ بدفعلی کرانا۔

ویدون مین مندرجہ بالا خرابیان دیکھکر جو مصلح یعنے بدھ پیدا ہوا وہ منکر خدا تھا۔ ویدون کی مذمت کرنے والا اور تمام ویدک رسمون کو دور کرنے والا تھا اس کے پیرون نے بت پرستی کو زور و شور سے رواج دیا۔ گویا مصلح فرقہ نے مندرجہ بالا خرابیون کے ساتھ چند اور خرابیون کو ملا دیا۔ یعنی انکار خدا اور بت پرستی کو رواج دیا۔

اس کے بعد وید کے حامیون مین ایک مصلح ہوا یعنی شنکر اچاریہ اوس نے ہمہ اوستی کے عقیدے کو رواج دیا اور قدامت مادہ و روح کو جڑ سے کاٹ دیا۔ ذرہ ذرہ دنیا کا اس کے نزدیک ایشور تھا گویا اس مصلح کیوقت بھی ویدک دھرم تھا کہ دنیا کی ہر چیز کو ایشور سمجھا جاوے اور اسی دھرم کو اس نے پھیلایا۔ جو موجودہ ویدک دھرم کے بالکل مخالف تھا

اس کے ہوتے ہی ایک اور اصلاح یافتہ فرقہ اُٹھا جو شو مہاراج کی عبادت کرتا تھا جلادھاری اور لنگ کی پوجا شروع کی روداکش کی مالا اور خاک لگانا شروع کیا ہمارے زمانہ کے ویدک مصلح پنڈت دیانند عرصہ تک ہمہ اوستی اور شومتی رہ چکے ہین اور خیر سے لنگ پرستی کے مزے اڑا چکے ہین۔ لنگ پرستون کے بعد ہی ایک اور کنجر ذات کے آدمی نے ویشنومت جاری کر دیا۔ جنھون نے جسم داغنے اور ہمچو قسم فضولیات کرنی شروع کین۔ حسب تحریر دیانند جس زمانہ مین اسلام کا آغاز ملک عرب مین ہوا گویا اسلام کے نزول کیوقت ہند مین وام مارگی بدھ جینی۔ ہمہ اوستی۔ لنگ پرست۔ مندرجہ بالا خرابیون اور بدچلنیون کے کیا خاص موجود تھے۔ ان کی موجودگی مین اسلام کی کیا ضرورت تھی۔ ربانی ایڈیٹر۔ اسد قمالی

KHILAFAT LIBRARY

ضرور پڑھئے

جناب مولوی محمد فتح الدین صاحب منشی فاضل از برخوشابی تحریر فرماتے ہیں **معیار صداقت** مصنفہ جناب ست دھاری جی کو بینے اول سے آخر تک دیکھا ہے اور ایک ایک حرف کا مطالعہ کیا ہے۔ ہندوستان ایک مذہبی نمائشگاہ ہے۔ اگرچہ اِس نمائشی بازار میں بہت کچھ موجود ہے۔ اور ہر قسم کی کھری کھوٹی بساط اپنے اپنے موقعہ پر نہایت قرینہ سے چُنی گئی ہے۔ مگر چونکہ عام دھوکہ دہی سے بچنے کے لئے کوئی معقول تجویز نہیں کی گئی۔ اس لئے جاہل اور ناواقف خریداروں کو اس نقصان عظیم سے بچانے کیلئے ایک ایسے معیار کی ضرورت ہے۔ جس سے نیک و بد کی عام فہم تمیز ہو سکے۔ پس معیار صداقت اِس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے چونکہ اپنی طرز میں پہلی کتاب ہے۔ اس لئے نہایت خوشی سے منظور کر لینے اور خصوصیت سے ذکر کئے جانے کے لائق ہے اور اس قابل ہے کہ متلاشیان حق کے لئے دلیل راہ اور قومی ترقی کے لئے دستورالعمل قرار دیجائے۔ یہ کتاب اِس لئے بھی قابل قدر ہے کہ ایسی کتاب کی عرصہ دراز سے ضرورت تھی۔ بیشک اہل دنیا کے لئے یہ ایک ایسا بیضرر اور بیخطا شاہراہ ہے۔ جس سے کسی شخص کو کسی شخص سے نقصان پہنچنے کی کوئی سبیل نہیں اور کسی قسم کے جھگڑے اور بحث کو گنجائش نہیں۔ اب میں حضرت مصنف کتاب کا خاص طور پر شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے ہمارے ہاتھ میں ایسی کتاب دی ہے۔ قیمت فی جلد عہ ر مجلد عہ ر محصول بلا جلد ۳ ر مجلد ۴ ر

سوانح عمری حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم مرتبہ شردھے پرکاش دیوجی

کی نسبت ایڈیٹر صاحب نور فرماتے ہیں کہ جس بے تعصبی اور دلی بھاؤ سے دلسوز پیرایہ میں یہ سوانحعمری مکمل کی گئی ہے۔ وہ شردھے پرکاش جی کی زندہ دلی پر دلالت کرتی ہے۔ یہ کتاب حق و حکمت کے ابھلاشیون کیلئے دھرم کی کسوٹی ہے۔ موجودہ مسلمانون کو قدیمی مسلمانونکی روحانی قوت اور دھارمک شکتی سے آگاہ کرتی ہے۔ کہ انہون نے کس طرح دنیا کی کایا پلٹ دی۔ اور غیر مسلمون کے لئے شہادت پیش کرتی ہے۔ کہ وہ اجڈ اور اجہل عرب کے بدو کس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم سے مستفیض ہو کر حیوان سے انسان انسان سے باخدا مسلمان بن گئے۔ ہر ایک مومن مسلمان کو پیارے نبی کے حالات سے آگاہ ہونا ضروری ہے۔ بچون کے لئے ایسی انمولک رتن کا مطالعہ نعمت غیر مترقبہ ہے۔ مصنف نے اس سوانحعمری کو لکھکر ہم مسلمانون پر احسان کیا ہے۔ جسکے لئے ہم مسلمان مشکور ہیں۔

جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنی آخری کتاب چشمہ معرفت میں اس کتاب کی نسبت رقمطراز ہیں کہ میرے نزدیک مناسب ہے کہ ہماری جماعت کے لوگ اس کتاب کا ایک ایک نسخہ ضرور خرید لین۔ قیمت صرف ۵ ر محصول ۲ ر

فن تجارت سکھانے اور دولت کمانیکے راستے بتانے والی قابل قدر کتاب

اصول تجارت

شیخ نقشبند صاحب گورداسپوری لکھتے ہیں۔ کہ میں اس کتاب کو ملک اور قوم کیلئے رحمت خیال کرتا ہوں۔ قیمت عہ ر محصول ۶ ر

مندرجہ بالا کتابوں کے علاوہ ہر قسم کی کتابین پتہ ذیل سے بکفایت ملتی ہیں۔ ملنے کا پتہ:- **مینجر کتب خانہ ٹی۔ سی۔ گجراتی لاہور**

درخواست میں اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ محصول بذمہ خریدار ہوگا۔

باوانانک رحمۃ اللہ علیہ کی سوانحعمری

KHILAFAT LIBRARY

یہ اس ولی اللہ کی سوانحعمری ہی جس نے ہندؤں کے گھر میں پیدا ہو کر ۱۴۸۶ء میں جبکہ نہ صرف پنجاب بلکہ تمام ہندوستان پر ظلمت کے گھٹا ٹوپ بادل چھائے ہوئے تھے۔ ایسے دہندو کارہ اور فیج اعوج کے زمانہ میں ہندؤں کے تمام عقاید باطلہ کا کھنڈن کر کے نماز روزہ حج زکوٰۃ کی تعلیم دیکر جگہ بہ جگہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا نعرہ بلند کیا اور اسلام کی سچائی کا ڈنکہ بجا کر کل ہندوں پر اتمام حجت کر دی اس سوانحعمری کے تمام حوالے سکھ صاحبان کے گرنتھ اور معتبر کتب سے لیئے گئے ہین۔ غرضیکہ یہ کتاب قطعی محققانہ اور مورخانہ پیرائے میں لکھی گئی ہے ۱۸ بائی ۲۲ کے ۱۷۰ صفحہ کی کتابت چھپائی اعلیٰ کاغذ نہایت نفیس قیمت صرف ۸ر

ایکدرجن کے خریدار سے محض چار روپیہ آٹھ آنہ (یعنی فی کاپی ۶ر

ملنے کا پتہ:- **ایڈیٹر نور قادیان**

دہرم کی کسوٹی

یہ ایک محققانہ ٹریکٹ حال ہی میں شایع کیا گیا ہی جس میں آریہ سماج کے مشہور و معروف پرچارک سوامی درشانند کے ان ۱۳ مختلف سوالات جنکو انہوں نے اپنے زعم میں لاینحل سمجھکر مسلمانوں کو چیلنج دیکر کئے تھے۔ انکے جوابات نہایت محققانہ پیرایہ میں دیئے گئے ہین۔ (۱) سماجی پرمیشور (۲) ابطال تناسخ روح و مادہ (۳) ابطال تناسخ (۴) تحریف وید (۵) ابطال قدامت وید (۶) وید کے فلسفہ کی حقیقت وید کے الہامی ہونیکی جانچ غرضیکہ دقیق سے دقیق سوالات کے جوابات ایسے احسن طریق سے دیئے گئے ہیں کہ خود سوامی درشانند ہی اپنے سوالات کے جوابات پڑھکر لوٹ پوٹ ہو گئے ٹریکٹ کا حجم ۶۴ صفحہ قیمت صرف ایکدرجن کے خریدار سے ۹ر

ملنے کا پتہ:- **ایڈیٹر نور قادیان**

ارے دوڑو اجلدی دوڑو

جلدی سے ڈاکٹر برمن کا عرق کافور لے آؤ

جب کیسکو ہیضہ ہوتا ہی تو اسکے گھر میں ایسی ہی پکار پڑ جاتی ہی اور گھبرا کر یہ ہی کہتے ہین کہ اگر پہلے ہی سے تھوڑا سوچ لو تو یہ تکلیف کیوں اٹھانا پڑتی کیوں نہیں عرق کافور کی ایک شیشی لیکر گھر میں ڈال رکھتی ہو۔

یہ اصلی عرق کافور ۲۶ برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی انمول دوا ہی گرمی کے دست پیٹ کا درد مروڑ اور متلی کیلئے اکسیر کا حکم رکھتی ہی قیمت فی شیشی ۱ر محصول ڈاک ایک شیشی سے لیکر چار شیشی تک ۵

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچے دار کو یہ دوا گھر میں رکھنی چاہیے یہ عرق ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے بنایا گیا ہے اسکا رنگ بھی مثل پنی کے سبز اور خوشبو بھی تازہ پتیوں کے مانند رہتی ہے۔ یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے۔ ریاح کے لیئے یہ نہایت مفید دوا ہی پیٹ کا پھولنا ڈکار کا آنا پیٹ کا درد بدہضمی متلی اور استہا کا کم ہونا یہ سب ریاح کی علامتیں جلد دور ہو جاتے ہین گود کے بچوں کے لیئے اس سے بڑھکر اور کوئی دوسری دوا نہیں ہی قیمت فی شیشی ۸ر محصول ڈاک ۱ر

پیپرمنٹ کا تیل

پیٹ کا درد بدہضمی اور ریاح کے فاد ین یہ ایک بہت مشہور دوا ہی یہ پیپرمنٹ افریقہ سے منگایا جاتا ہی ولایتی پیپرمنٹ سے یہ کہیں بڑھکر بہتر اور مفید ہی اس پیپرمنٹ میں نارینج کا تیل ملا کر ایک کی تین شیشی بنا کے لوگ بازار میں ۱ر فی شیشی آدھ اونس محصول ڈاک وغیرہ ایک شیشی سے ۴ شیشی تک ۵

المشتہر ڈاکٹر ایس گے برمن ۵ر۶ تارا چند سٹریٹ کلکتہ

اصلی میرا اور میریکا سرمہ سلاجیت

اصلی میرا اور میریکا سرمہ کا اعلان عرصہ سے شایع ہو رہا ہی اس اثنا میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین ظلہٗ کے مجوزہ نسخہ کیموافق تیار کیا گیا ہی اور اصلی میرا جسکو خود حضرت نے دیکھکر اصلی میرا ہونیکی تصدیق کی اس میں ڈالا گیا ہی حضرت نے اس سرمہ کے متعلق خود فرمایا۔ کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است" اس شہادت کے بعد کسی اور شہادت کی ضرورت نہین کیونکہ چار لاکھ افراد کا امام جو طبی حیثیت اور تجربہ سے بھی طبی امام کہلانیکا جائز حق دار ہے اس کے مفید ہونیکی شہادت دیتا ہے۔ یہ سرمہ دنداں جالا پھولا اور دیگر امراض چشم کے لیئے بہت مفید ہے قیمت سرمہ قسم اول فی تولہ ۱ر قسم دوم ۸ر قسم سوم ۶ر اصلی میرا قسم اول ۳ر قسم دوم ۲ر

سلاجیت

مقوی جمیع اعضا نافع جمیع امراض طعام قاطع بلغم دریح دافع بواسیر و حذام و استسقا زردی رنگ تنگی نفس و شیخوخیت دق و بلغم و قاتل کرم شکم مفت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی و پیوست و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ بہت مفید ہے بقدر دانہ مغز بادام صبح کیوقت دودھ کیساتھ استعمال کریں۔ قیمت فی تولہ ۱ر

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیان مشہدی اور پشاوری بادامی سیاہ اور سفید ماشی ریشمی سوتی کپڑے صاف سفید اور بادامی پشاوری ٹوپیاں اور زری کی پشاوری جوتیاں ہر قسم کی اور ہر قیمت کی ملتی ہیں۔

المشتہر

احمد نور کابلی مہاجر سوداگر قادیان ضلع گورداسپور